پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف دنیاوی موضوعات پر بصیرت افروز لیکچرز و خطابات کا تعارف

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21؍ فروری 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کل بیس فروری تھی، یہ دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے، اس دن یا اس حوالے سے ان دنوں میں آگے پیچھے پیشگوئی مصلح موعود کے جماعتوں میں جلسے بھی ہوتے ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک لمبی پیشگوئی ہے، جس میں ایک بیٹے کی پیدائش اور اس کی خصوصیات کا ذکر ہے، ۲۰؍ فروری ۱۸۸۶ء کو اس کو اشتہار کی صورت میں شائع کیا گیا۔ اس پیشگوئی میں لڑکے کی خصوصیات کے بارہ میں الہامی الفاظ کا ایک حصّہ اس طرح سے ہے کہ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور پھر ہے کہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیٹا عطا فرمایا، جو ان خصوصیات کا حامل تھا، جن کا نام بشیر الدین محمود احمد ہے، ان کو مصلح موعود بھی کہا جاتا ہے۔

جیسا کہ پیشگوئی کے الفاظ ہیں کہ وہ لڑکا علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، خدا تعالیٰ نے خود ان کی ذہانت کو جلا بخشی اور علوم سے پُر کیا۔ دنیاوی مضمونوں میں آپؓ بہت کمزور تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؓ سے علمی، دینی اور انتظامی کام ایسے ایسے کروائے ہیں کہ بڑے بڑے پڑھے لکھے بھی آپ کے سامنے طفلِ مکتب یعنی بالکل بچے لگتے ہیں۔ اور آپ کا باون سالہ دَورِ خلافت اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ نے دنیا کے مختلف موضوعات پر بے شمار تقاریر کیں، مضامین لکھے، دینی اور قرآنی علوم کی تو کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ آپ نے دنیاوی موضوعات، ملکی اور بین الاقوامی سیاست پر بھی تقاریر کیں اور مضامین لکھے۔ تاریخی حوالے سے غیر

معمولی معیار کے مضامین لکھے اور تقاریر کیں۔ اقتصادی امور اور دنیا کے مختلف نظاموں، سوشل ازم، کمیونزم، کیپٹلزم کا بھی تجزیہ کیا اور تقریر کی اور بعد میں کتابی صورت میں بھی چھپ گئی اور یہ جماعت کے لٹریچر میں موجود ہے۔ حتّٰی کہ عسکری و فوجی معاملات اور سائنسی اور علمی موضوعات پر بھی علم و معرفت کی وہ باتیں بیان فرمائیں کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

فرمایا مَیں چند نمونے یہاں پیش کروں گا جو صرف تعارف پر مبنی ہیں۔ آپؓ نے 'ترکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض' کے نام پر ایک مشورہ دیا اور اس پر تبصرہ کیا، یہ ۱۹۱۹ء یعنی آپ کی خلافت کے ابتدائی دَور کی بات ہے۔ اس کا تعارف یہ ہے کہ اتحادِ مِلّت کے ہر موقعے سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کیلئے حضورؓ نے، ایسے وقت میں جبکہ ترکیہ حکومت خطرے میں تھی، نہایت مدبّرانہ راہنمائی کرتے ہوئے ۱۸/ ستمبر ۱۹۱۹ء کو یہ کتاب تحریر فرمائی۔ مختلف الخیال مسلمانوں کے اتحاد اور اجتماع کیلئے آپؓ نے یہ راہنما اصول بیان فرمایا کہ اس جلسے کی بنیاد (وہاں ترکی کے حق میں جلسہ ہونا تھا) صرف یہ ہونی چاہیے کہ ایک مسلمان کہلانے والی سلطنت کو ہٹا دینا یا ریاستوں کی حیثیت دینا ایک ایسا فعل ہے، جسے ہر ایک فرقہ جو مسلمان کہلاتا ہے، ناپسند کرتا ہے اور اس کا خیال بھی اس پر گراں گزرتا ہے۔ ترکیہ کی بہتری کیلئے آپ نے ایک مشورہ یہ بھی دیا کہ صرف جلسوں اور لیکچروں سے کام نہیں چل سکتا، نہ روپیہ جمع کر کے اشتہاروں اور ٹریکٹوں کے شائع کرنے سے بلکہ ایک باقاعدہ جدوجہد سے جو دنیا کے تمام ممالک میں اس امر کے انجام دینے کے لیے کی جاوے۔

حضور انور نے اس پر تبصرہ فرمایا کہ یہی بات آج بھی مسلمانوں کو سوچنی چاہیے، یہ تو صرف اس زمانے میں ترکی حکومت سے اس بات کا تعلق تھا، آج پہلے سے بڑھ کر مسلمان دنیا اور عرب دنیا کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ صرف نعرے لگانے، میٹنگیں کرنے سے کام نہیں بنے گا بلکہ عملی اقدام اٹھانے پڑیں گے۔ ترکوں یا اسلام کے خلاف بغض و تعصب کی وجہ بیان کرتے ہوئے، اس صورتحال کی تبدیلی کے لیے آپ نے یہ راہنمائی فرمائی کہ مسلمان اپنی غلطی سے تائب ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور خود اسلام کو سمجھیں اور اس کی حقیقت سے آگاہ ہوں اور دوسروں کو آگاہ کریں تا کہ وہ نکبت و ادبار جو اس وقت مسلمانوں پر آ رہا ہے، وہ دُور ہو۔ پس یہی اصول آج بھی مسلمانوں کو اپنانے کی ضرورت ہے، نہیں تو اسلام مخالف دنیا مسلمان ممالک کے گرد گھیرا تنگ کرتی چلی جائے گی اور کر رہی ہے۔

پھر ایک موقع آل پارٹیز کانفرنس کا پیدا ہوا، اس پر آپؓ نے 'آل پارٹیز کانفرنس کے پروگرام پر ایک نظر' کے عنوان سے ہدایات دیں۔ یہ پمفلٹ حضورؓ نے ۱۳/ جولائی ۱۹۲۵ء کو تحریر فرمایا۔ اس پمفلٹ میں

حضورؓ نے پہلے اسلام کی مذہبی اور سیاسی تعریف بیان فرمائی اور تمام مسلمان فرقوں کے سامنے یہ زرّیں اصول پیش کیا کہ سیاسی معاملات میں مسلمان مکمل اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں، کیونکہ سیاسی لحاظ سے اگر آپ کسی قوم کو الگ کر دیں گے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ دوسری قوموں کی طرف رجوع نہ کرے۔ اس کے بعد اسلام کی ترقی و ترویج اور اس کے سیاسی استحکام کے لیے بعض تجاویز دیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ قیامِ امن کے لیے ایک دوسرے کے مذہبی معاملات میں دخل نہ دیا جائے، وسعتِ حوصلہ کے ساتھ دوسروں کو عقیدے کے مطابق کام کرنے دیں اور خود اپنے عقیدے کے مطابق کام کریں۔

حضورؓ نے تجارت اور صنعت و حرفت کے متعلق فرمایا کہ تجارت ایک ایسا شعبہ ہے کہ جس سے مسلمانوں نے سب سے زیادہ تغافل برتا ہے اور تجارتی لحاظ سے وہ ہندوؤں کے غلام بن کر رہ گئے ہیں (اُس وقت یہی حالات تھے، آجکل اس معاملہ میں دنیا کی حکومتوں اور تاجروں کے غلام ہم بن گئے ہیں۔ پس اس طرف مسلمان حکومتوں کو توجہ دینے کی ضرورت ہے)

حضور انور نے فرمایا کہ بعض مسلمان ممالک میں خاص طور پر احمدیوں کیلئے یہ سوچ کہ یہ کافر ہیں، ویسے تو ہر فرقہ دوسرے فرقے کو بھی کافر کہتا ہے اور غیر مسلم دنیا میں اسی وجہ سے غلط تاثر پیدا ہو رہا ہے اور یہ بات مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ پس اس نکتے کو آج بھی مسلمان حکومتوں اور مسلمانوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ہندوستان، پاک و ہند، کے اس وقت حالات کے بارے میں ایک گول میز کانفرنس ہوئی تھی اور مسلمانوں کی اس میں نمائندگی کا سوال اٹھا تھا، حضورؓ نے اس موقعہ پر گورنمنٹ کو بھی مشورہ دیا کہ وہ سیاسی جماعتوں کے مشورے سے نمائندوں کا انتخاب کرے تا کہ کانفرنس کے فیصلوں کو لوگ خوشدلی سے قبول کر لیں۔ پھر ہندوستان کے اس وقت کے سیاسی حالات کے حل کے بارے میں آپؓ نے ایک مضمون لکھا۔ حضورؓ نے اپنے تبصرے میں مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات پر سیر حاصل بحث کی اور اس کی معقولیت کو اجاگر کیا، اس کے ساتھ ہی آپ نے ہندوستان کے سیاسی مسائل کا نہایت معقول اور تسلی بخش حل پیش کیا۔ اس کے جامع و مانع تبصرہ کا انگریزی ایڈیشن شائع کروانے کے لیے فوری بھجوا دیا گیا تا کہ گول میز کانفرنس میں شامل ہونے والے اسے پڑھ کر فائدہ اٹھا سکیں۔ مسلمان نمائندوں کو خاص طور پر اس سے فائدہ پہنچا۔ حضورؓ کی یہ کتاب، ہندوستان، انگلستان دونوں جگہوں پر بہت مقبول ہوئی اور اسے بڑی توجہ اور دلچسپی سے پڑھا گیا اور کئی مدبّر سیاستدانوں اور صحافیوں نے شاندار الفاظ میں حضورؓ کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور

نے تاریخ احمدیت میں درج واقعات میں سے جو اس تبصرے کی بابت تھے، چند کو بطورِ نمونہ پیش فرمایا۔ سر عبداللہ ہارون ایم ایل اے کراچی کہتے ہیں کہ میری رائے میں سیاست کے باب میں جس قدر کتابیں ہندوستان میں لکھی گئی ہیں، ان میں کتاب ہندوستان کے سیاسی مسائل کا حل، بہترین تصانیف میں سے ہے۔

پھر دنیا کی موجودہ بے چینی کا اسلام کیا حل پیش کرتا ہے، اس بارے میں بھی آپ نے لکھا، آپ نے عالمگیر امن کو مدّ نظر رکھتے ہوئے یہ پُر معارف تقریر ۹/اکتوبر ۱۹۴۶ء کو دہلی میں ارشاد فرمائی۔

دستورِ اسلامی یا اسلامی آئینِ اساسی اس بارے میں آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ لیکچر افادہ عام کے لیے ۱۸/فروری ۱۹۴۸ء کو ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا گیا۔ اس خطاب میں آپؓ نے دستورِ اسلامی کی وضاحت کرتے ہوئے اس پہلو پر روشنی ڈالی کہ گو اساسِ حکومت کلّی طور پر اسلامی نہیں ہوگا کیونکہ وہ ہو نہیں سکتا مگر حکومت کا طریقِ عمل اسلامی ہو جائے گا اور مسلمانوں کے متعلق اس کا قانون بھی اسلامی ہو جائے گا اور اسی کا تقاضا اسلام کرتا ہے۔ اسلام ہرگز یہ نہیں کہتا کہ ہندو اور عیسائی اور یہودی سے بھی اسلام پر عمل کروایا جائے بلکہ وہ بالکل اس کے خلاف ہے۔

پھر حضورؓ نے روس اور موجودہ جنگ کے حوالے سے جنگ عظیم دوم میں روس کا پولینڈ میں داخل ہونا اس کے اوپر تبصرہ ہے۔ جنگ عظیم دوم کے دوران جب روس پولینڈ میں داخل ہوا تو اس وقت حضرت مصلح موعودؓ نے یہ مضمون تحریر فرمایا۔ حضورؓ نے اس مضمون میں روس کے پولینڈ میں داخلے کی وجوہات اور مقاصد پر تبصرہ فرمایا۔ بین الاقوامی حالات پر بھی آپ کی گہری نظر تھی۔ اس سلسلے میں آپ کے اور بھی مضامین ہیں۔ دینی لٹریچر تفاسیر غیر معمولی تعداد میں ہیں۔ خطبات جمعہ اور جماعتی جلسوں اور موقعوں پر تقاریر تو علم و عرفان کا ایک خزانہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پیشگوئی میں جو وعدہ فرمایا تھا اسے ہر پہلو سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ میں پورا ہوتا دکھایا۔ چند مثالیں میں نے ابھی آپ کو دی ہیں۔ آپ کے علم و عرفان کے اس لٹریچر کو ہمیں پڑھنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے اور بہت ساری ایسی باتیں ہیں جو آجکل کے حالات میں بھی منطبق ہو رہی ہیں اور اس سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کی اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔